



رسول اللہ ﷺ نہ حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا اس بیع کا طریقہ جائزیت میں رائج تھا ایک شخص ایک اونٹنی خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد پر مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنہ پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنم دے گی یا کسی ایک شخص اونچی کو ان والی اونٹنی بیچتا تھا اور وہ بڑی عمر کی ہوتی، اس بچے کے جنم کی شرط پر، جو اس کی اونٹنی کے پیٹ میں ہے

[صحیح] [متفق علیہ]

یہ بیع ان بیوع میں سے ہے، جو حرام ہیں اس کی مشہور دو تفسیریں ہیں: 1- اس کا معنی تعلیق ہے، یعنی کوئی چیز اس طرح ادھار پر بیچنا کہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ولادت، پھر اس کے بچے کی ولادت پر اس کی مدت ختم ہو اس سے منع کیا گیا ہے، اس لیے کہ اس میں قیمت مجہول ہے اور جس مدت کے ساتھ قیمت کو معلق کیا گیا ہے، وہ لمبی بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بھی ہے 2- اس کے معنی معدوم اور مجہول چیز کو بیچنا ہے کہ جس میں ایک سالہ جانور کے پیٹ میں موجود حمل سے پیدا ہونے والے بچے کو بیچنا اس سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ اس میں بہت زیادہ ضرر اور غرر (غیر یقینی صورتحال) ہے معلوم نہیں کہ وہ بچے مادہ ہی ہوگا، ایک ہوگا یا دو، مرد ہوگا یا زندہ اور کتنے عرصہ میں پیدا ہوگا؟ یہ مجہول بیوع میں سے ہے، جس کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے اور جھگڑے کا سبب بنتا ہے یعنی مسئلہ کی چار صورتیں ہیں: پہلی یہ کہ جانور کے حمل کو بیچنا دوسری یہ کہ جانور کے حمل کے حمل کو بیچنا اس میں بیچی جانے والی چیز مجہول ہے تیسری یہ کہ بیچی جانے والی چیز مؤجل ہے، یعنی جس مدت میں وہ چیز مشتری کی ملکیت ہوگی، وہ جانور کا بچہ ہونے یا اس کے بچے کا بچہ ہونے تک مؤخر ہے چوتھی صورت یہ ہے کہ مبیع غیر معلق (دستیاب) ہو، لیکن قیمت مؤجل ہو جس کی مدت مجہول ہو

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/5854>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

